سوال

(44) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پہنچنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سنتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کچھ لوگ اس بارے میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ:

"من صلی علی عند قبري سمعته، ومن صلی علی نائیا وکل بها ملك یبلغني، وکفی بها أمر دنیاه وآخرته، وکنت له شهیدا أو شفیعا"

''جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا تو اسے میں سنتا ہوں اور جس نے دور سے مجھ پر درود بھیجا تو اس کے ساتھ مقرر فرشتہ مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور ایسے شخص کے دنیا اور آخرت کے معاملات میں کفایت کی جاتی ہے اور میں (روزِ قیامت) اس کے لیے شہید و شفیع ہوں گا۔''

یہ حدیث موضوع ہے تفصیل (الضعیفہ 1031) میں ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ احد اللہ (الرد علی الاخنائی: ص 210،211) میں فرماتے ہیں:

"اگر یہ حدیث صحیح ثابت بھی ہو جائے تو اس میں یہ ہے کہ دور سے بھیجا جانے والا درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے'نہ کہ آپ بذاتِ خود اسے سنتے ہیں۔ جیسا کہ معترض (الاخنائی) نے نقل کیا ہے اور اہل علم میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں اور اس بارہ میں کوئی حدیث معروف نہیں۔

یہ صرف بعض جاہل متاخرین ہی کا کہنا ہے کہ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور رات اپنے کانوں سے درود سنتے ہیں۔''

یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پڑھنے والوں سے سنتے ہیں، باطل ہے، کیونکہ اس بارے میں معروف احادیث ہیں کہ وہ درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے

اور فرشتے پہنچاتے ہیں۔ "(ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا)

قلت: ان جاہلوں کے قول کا بطلان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ہوتا ہے کہ:

" أَكْثِرُوا مِن الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ..... فإن صلاتكم تبلغني"

''تم مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو "یقیناً تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔''

یہ حدیث صحیح اور صریح ہے کہ جمعہ کے دن کا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں سنتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے اور فرشتے پہنچاتے ہیں۔ (نظم الفرائد 153-1/154)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

غیب کے مسائل صفحہ:138

محدث فتویٰ